احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون: ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نمبر

جلد ـــ ۴۳/۷۸

نمبر ـــ ۶۹

سوموار

۲۷- رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ

۲۲- امان ۱۳۷۲ ہش

۲۲- مارچ ۱۹۹۳ء

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا منتخب منظوم کلام

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدّعا یہی ہے

بنا سکتا نہیں اِک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نورِ حق کا اس پہ آساں ہے

ہمیں کچھ کِیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اُس پہ قرباں ہے

چاند کو کل دیکھ کر مَیں سخت بیکل ہوگیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمالِ یار کا

تُو نے خود رُوحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک
اُس سے ہے شورِ محبّت عاشقانِ زار کا

ہے سرِ رہ پر کھڑا نیکوں کی وہ مولا کریم
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے

اُس نُور پر فدا ہُوں اُس کا ہی مَیں ہُوا ہُوں
وہ ہے مَیں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

کوئی اس پاک سے جو دل لگاوے
کرے پاک آپ کو تب اس کو پاوے

پسند آتی ہے اُس کو خاکساری
تذلّل ہے رہِ درگاہِ باری

جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا
اَے آزمانے والے! یہ نسخہ بھی آزما

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
مَیں خاک تھا اُسی نے ثریّا بنا دیا

جسم کو مَل مَل کے دھونا یہ تو کچھ مشکل نہیں
دل کو جو دھووے وہی ہے پاک نزدِ کردگار

اس جہاں میں خواہشِ آزادگی بے سُود ہے
اِک تری قیدِ محبّت ہے جو کردے رستگار

جس کو تیری دُھن لگی آخر وہ تجھ کو جا ملا
جس کو بے چینی ہے یہ وہ پاگیا آخر قرار

گالیاں سُن کر دُعا دو پا کے دُکھ آرام دو
کِبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ اِنکسار

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب مَیں دیتا ہوں اگر کوئی ملے اُمّید وار

بے خدا کوئی بھی ساتھی نہیں تکلیف کے وقت
اپنا سایہ بھی اندھیرے میں جُدا ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
دو روپے پچاس پیسے

۲۲- امان ۱۳۷۲ ہش ۲۲- مارچ ۱۹۹۳ء

خوش قسمت لوگ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں:

خلق و عالم جملہ در شور و شراند
عاشقانش در جہانِ دیگر اند

دنیا دار لوگ دنیاوی مال و منال عز و وقار اور وجاہت کی چاہت میں ہر لمحہ مصروف ہیں۔ ان کا ہدف حصول دنیا ہے اور وہ اس ہدف کو حاصل کرنے کے لئے ہر وہ کچھ کر رہے ہیں جو ان کے بس میں ہے۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ جو کچھ ان کے بس میں نہیں ہے وہ بھی کر گذرنے سے گریز نہیں کرتے۔ اور اسی بات نے دنیا میں ایک شور برپا کر رکھا ہے۔ ہر قسم کی برائی سر اٹھا رہی ہے۔ اور ہر قسم کی غلط کاری کو کام میں لایا جا رہا ہے۔ چوری ڈاکہ قتل و غارت رشوت۔ بے آبروئی اور نہ جانے کن کن برائیوں میں ملوث ہے۔ قوانین موجود ہیں لیکن جرائم قوانین کے سر کے اوپر سے گذر جاتے ہیں۔ سزائیں بھی ملتی ہیں۔ لیکن جرم کرتے وقت تو انسان اندھا ہو جاتا ہے۔ آخر قتل کی سزا موت ہونے کے باوجود کتنے قاتل سوچتے ہیں۔ کہ موت کی سزا سے بچنے کے لئے وہ قتل سے گریز کریں۔ چوری ڈاکہ اور دیگر جرائم کا بھی یہی حال ہے۔

حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ دنیا میں دنیا داری کے لئے ایک شور برپا ہے اور تمام لوگ بے راہروی کے دلدادہ ہیں لیکن وہ لوگ جو خدا سے محبت رکھتے ہیں وہ تو گویا اس دنیا میں ہیں ہی نہیں۔ انہیں دنیا کے مال و منال اور جاہ و جلال سے حصہ لینے کا کبھی خیال ہی نہیں آتا۔ وہ ایک اور ہی دنیا میں ہیں۔ ایسی دنیا میں جہاں اس دنیا کی کوئی خرابی در نہیں آتی۔ جہاں کوئی برائی جھانک بھی نہیں سکتی۔ وہ جس دنیا میں۔ وہ جس جہان میں ہیں۔ وہ بالکل اور قسم کا ہے یعنی وہ سراسر نیکیوں کی دنیا ہے۔ ہر شخص نیک۔ ہر شخص پاک۔ ہر شخص خدا سے محبت کرنے والا۔ ہم جو حضرت بانی سلسلہ کے متبعین ہیں۔ ہم اس دوسرے جہاں کے باسی ہیں۔ حضور سے بیعت کی غرض و غائت ہی یہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے عاشق ہو جائیں۔ اور اس دنیا میں رہتے ہوئے بھی ہمارا جہان ایک اور ہی ہو۔ اگر ایسا ہے تو ہم یقیناً خوش قسمت ہیں۔

جو بیٹھ گئے ہیں ترے گھر آ کے، انہیں پوچھ
لگتا ہے کہ کچھ مانگ رہے ہیں ترے در سے
ہاتھوں میں اُٹھائے ہوئے کشکول دُعا کے
مانوس ہوئے جاتے ہیں اب جذب و اثر سے

ابوالاقبال

مجھ پہ بیداد کا ہوگا تو صِلہ کیا ہوگا
ایسے لوگوں کو بھلا پہلے ہلا کیا ہوگا

تم مرے شہر کی گلیوں میں صلیبیں رکھ دو
جان دینے کے مزہ سے بھی سوا کیا ہوگا

یوں تو لگتا ہے کہ یہ بات ذرا سی ہے مگر
اس سے بڑھ کر بھی کہیں شور بھلا کیا ہوگا

آسمانوں سے صدا آئی تو ہر سُو پھیلی
کوئی کیوں پوچھے کہ اب کس نے کہا کیا ہوگا

ہم جو چلتے ہیں تو رکھ لیتے ہیں ہاتھوں پہ چراغ
اور قدموں کے لئے راہنما کیا ہوگا

تم سمجھ پائے مری بات بہت کچھ ہے یہی
اب نہ مانو تو مجھے تم سے گِلہ کیا ہوگا

جس نے آسان کیا میرے لئے میرا سفر
تم بتاؤ مرا شکرانہ بھلا کیا ہوگا

مَیں نے ہر ذرہ میں دیکھا ہے ترا حسن و جمال
اس سے بڑھ کر مری آنکھوں کا صِلہ کیا ہوگا

مَیں تصوّر میں سمندر سے پرے رہتا ہوں
وہ نہ آئیں بھی تو اب مجھ کو گِلہ کیا ہوگا

بات کس درجہ بدلتی چلی جاتی ہے نسیم
ناروا کیا ہے یہاں اور روا کیا ہوگا

نسیم سیفی

اس شمارے کے مضامین ۲۳- مارچ کی تاریخ کی مناسبت سے شامل اشاعت کئے گئے ہیں۔ (ادارہ)

اعلانِ تعطیل

مورخہ ۲۳- مارچ کو یوم پاکستان کے سلسلے میں اور مورخہ ۲۴، ۲۵- مارچ ۱۹۹۳ء کو عید کے سلسلے میں دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی۔ لہٰذا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشاداتِ عالیہ

انسان کی طبعی اخلاقی اور رُوحانی حالتیں

یہ قرآن نے ہی دنیا پر احسان کیا کہ طبعی حالتوں اور اخلاق فاضلہ میں فرق کر کے دکھلایا اور جب طبعی حالتوں سے نکال کر اخلاق فاضلہ کے محل عالی تک پہنچایا تو فقط اسی پر کفایت نہ کی بلکہ اور مرحلہ جو باقی تھا یعنی روحانی حالتوں کا مقام اس تک پہنچنے کے لئے پاک معرفت کے دروازے کھول دیئے اور نہ صرف کھول دیئے بلکہ لاکھوں انسانوں کو اس تک پہنچا بھی دیا۔

(اصول کی فلاسفی صـ۵۳-۵۴)

واضح ہو کہ پہلا سوال انسان کی طبعی اور اخلاقی اور روحانی حالتوں کے بارے میں ہے۔ سو جاننا چاہیئے کہ خدائے تعالیٰ کے پاک کلام قرآن شریف نے ان تینوں حالتوں کی اس طرح پر تقسیم کی ہے کہ ان تینوں کے علیحدہ علیحدہ تین مبداء ٹھہرائے ہیں یا یوں کہو کہ تین سرچشمے قرار دیئے ہیں جن میں سے جدا جدا یہ حالتیں نکلتی ہیں۔

پہلا سرچشمہ جو تمام طبعی حالتوں کا مورد اور مصدر ہے اس کا نام قرآن شریف نے نفس امارہ رکھا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے (—) یعنی نفس امارہ میں یہ خاصیت ہے کہ وہ انسان کو بدی کی طرف جو اس کے کمال کے مخالف اور اس کی اخلاقی حالتوں کے برعکس ہے جھکاتا ہے اور ناپسندیدہ اور بد راہوں پر چلانا چاہتا ہے۔ غرض بے اعتدالیوں اور بدیوں کی طرف جانا انسان کی ایک حالت ہے جو اخلاقی حالت سے پہلے اس پر طبعاً غالب ہوتی ہے اور یہ حالت اس وقت تک طبعی حالت کہلاتی ہے جب تک کہ انسان عقل اور معرفت کے زیر سایہ نہیں چلتا بلکہ چارپایوں کی طرح کھانے پینے سونے جاگنے یا غصہ اور جوش دکھانے وغیرہ امور میں طبعی جذبات کا پیرو رہتا ہے اور جب انسان عقل اور معرفت کے مشورہ سے طبعی حالتوں میں تصرف کرتا اور اعتدال مطلوب کی رعایت رکھتا ہے اس وقت ان تینوں حالتوں کا نام طبعی حالتیں نہیں رہتا بلکہ اس وقت یہ حالتیں اخلاقی حالتیں کہلاتی ہیں جیسا کہ آگے بھی کچھ ذکر اس کا آئے گا۔

اور اخلاقی حالتوں کے سرچشمہ کا نام قرآن شریف میں نفس لوّامہ ہے۔ جیسا کہ وہ قرآن شریف میں فرماتا ہے (—) یعنی میں اس نفس کی قسم کھاتا ہوں جو بدی کے کام اور ہر ایک بے اعتدالی پر اپنے تئیں ملامت کرتا ہے۔ یہ نفس لوّامہ انسانی حالتوں کا دوسرا سرچشمہ ہے جس سے اخلاقی حالتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اور اس مرتبہ پر انسان دوسرے حیوانات کی مشابہت سے نجات پاتا ہے اور اس جگہ نفس لوّامہ کی قسم کھانا اس کو عزت دینے کے لئے ہے گویا وہ نفس امارہ سے نفس لوّامہ بن کر بوجہ اس ترقی کے جناب الٰہی میں عزت پانے کے لائق ہو گیا۔ اور اس کا نام لوّامہ اس لئے رکھا کہ وہ انسان کو بدی پر ملامت کرتا ہے اور اس بات پر راضی نہیں ہوتا کہ انسان اپنے طبعی لوازم میں شتر بے مہار کی طرح چلے اور چارپایوں کی زندگی بسر کرے بلکہ یہ چاہتا ہے کہ اس سے اچھی حالتیں اور اچھے اخلاق صادر ہوں اور انسانی زندگی کے تمام لوازم میں کوئی بے اعتدالی ظہور میں نہ آوے اور طبعی جذبات اور طبعی خواہشیں عقل کے مشورہ سے ظہور پذیر ہوں۔ پس چونکہ وہ بری حرکت پر ملامت کرتا ہے اس لئے اس کا نام نفس لوّامہ ہے یعنی بہت ملامت کرنے والا۔ اور نفس لوّامہ اگرچہ طبعی جذبات پسند نہیں کرتا بلکہ اپنے تئیں ملامت کرتا رہتا ہے لیکن نیکیوں کے بجا لانے پر پورے طور سے قادر بھی نہیں ہو سکتا اور کبھی نہ کبھی طبعی جذبات اس پر غلبہ کر جاتے ہیں تب گر جاتا ہے اور ٹھوکر کھاتا ہے گویا وہ ایک کمزور بچہ کی طرح ہوتا ہے جو گرنا نہیں چاہتا ہے مگر کمزوری کی وجہ سے گرتا ہے۔ پھر اپنی کمزوری پر نادم ہوتا ہے۔ غرض یہ نفس کی وہ اخلاقی حالت ہے جب نفس اخلاق فاضلہ کو اپنے اندر جمع کرتا ہے اور سرکشی سے بیزار ہوتا ہے۔ مگر پورے طور پر غالب نہیں آسکتا۔

پھر ایک تیسرا سرچشمہ ہے جس کو روحانی حالتوں کا مبداء کہنا چاہیئے۔ اس سرچشمہ کا نام قرآن شریف نے نفسِ مطمئنہ رکھا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے (—) اے نفسِ آرام یافتہ جو خدا سے آرام پا گیا۔ اپنے خدا کی طرف واپس چلا آ۔ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی۔ پس میرے بندوں میں مل جا اور میرے بہشت کے اندر آجا۔

یہ وہ مرتبہ ہے جس میں نفس تمام کمزوریوں سے نجات پا کر روحانی قوتوں سے بھر جاتا ہے اور خدا تعالیٰ سے ایسا پیوند کر لیتا ہے کہ بغیر اس کے جی بھی نہیں سکتا اور جس طرح پانی اوپر سے نیچے کی طرف بہتا ہے اور بسبب اپنی کثرت اور نیز روکوں کے دور ہونے سے بڑے زور سے چلتا ہے اسی طرح وہ خدا کی طرف بہتا چلا جاتا ہے۔ اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالیٰ فرماتا کہ اے وہ نفس جو خدا سے آرام پا گیا اس کی طرف واپس چلا آ۔ پس وہ اسی زندگی میں نہ موت کے بعد ایک عظیم الشان تبدیلی پیدا کرتا ہے اور اسی دنیا میں نہ دوسری جگہ ایک بہشت اس کو ملتا ہے اور جیسا کہ اس آیت میں لکھا ہے کہ اپنے رب کی طرف یعنی پرورش کرنے والے کی طرف واپس آ۔ ایسا ہی اس وقت یہ خدا سے پرورش پاتا ہے اور خدا کی محبت اس کی غذا ہوتی ہے اور اسی زندگی بخش چشمہ سے پانی پیتا ہے اس لئے موت سے نجات پاتا ہے جیسا کہ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے (—) یعنی جس نے ارضی جذبات سے اپنے نفس کو پاک کیا وہ بچ گیا اور نہیں ہلاک ہوگا مگر جس نے ارضی جذبات میں جو طبعی جذبات ہیں اپنے تئیں چھپا دیا وہ زندگی سے نا امید ہو گیا۔

غرض یہ تین حالتیں ہیں جن کو دوسرے لفظوں میں طبعی اور اخلاقی اور روحانی حالتیں کہہ سکتے ہیں اور چونکہ طبعی تقاضے افراط کے وقت بہت خطرناک ہو جاتے ہیں اور بسا اوقات اخلاق اور روحانیت کا ستیاناس کر دیتے ہیں اس لئے خدا تعالیٰ کی پاک کتاب میں ان کو نفس امارہ کی حالتوں سے موسوم کیا گیا ہے۔ اگر یہ سوال ہو کہ انسان کی طبعی حالتوں پر قرآن شریف کا کیا اثر ہے اور وہ ان کی نسبت کیا ہدایت دیتا ہے اور عملی طور پر کس حد تک ان کو رکھنا چاہتا ہے تو واضح ہو کہ قرآن شریف کی رُو سے انسان کی طبعی حالتوں کو اس کی اخلاقی اور روحانی حالتوں سے نہایت ہی شدید تعلقات واقع ہیں۔ یہاں تک کہ انسان کے کھانے پینے کے طریقے بھی انسان کی اخلاقی اور روحانی حالتوں پر اثر کرتے ہیں۔ اور اگر ان طبعی حالتوں سے شریعت کی ہدایتوں کے موافق کام لیا جاوے تو جیسا کہ نمک کی کان میں پڑ کر ہر ایک چیز نمک ہی ہو جاتی ہے ایسا ہی یہ تمام حالتیں اخلاقی ہی ہو جاتی ہیں اور روحانیت پر نہایت گہرا اثر کرتی ہیں۔ اسی واسطے قرآن شریف نے تمام عبادات اور اندرونی پاکیزگی کی اغراض کو خشوع خضوع کے مقاصد میں جسمانی طہارتوں اور جسمانی آداب اور جسمانی تعدیل کو بہت ملحوظ رکھا ہے اور غور کرنے کے وقت یہی فلاسفی نہایت صحیح معلوم ہوتی ہے کہ جسمانی اوضاع کا روح پر بہت قوی اثر ہے جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے طبعی افعال گو بظاہر جسمانی ہیں مگر ہماری روحانی حالتوں پر ضرور ان کا اثر ہے۔ مثلاً جب ہماری آنکھیں رونا شروع کر دیں اور گو تکلف سے ہی روئیں مگر فی الفور ان آنسوؤں کا ایک شعلہ اٹھ کر دل پر جا پڑتا ہے۔ تب دل بھی آنکھوں کی پیروی کر کے غمگین ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی جب ہم تکلف سے ہنسنا شروع کریں تو دل میں بھی ایک انبساط پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ جسمانی سجدہ بھی روح میں خشوع اور عاجزی کی حالت پیدا کرتا ہے اس کے مقابل پر ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ جب ہم گردن اونچی کھینچ کر اور چھاتی کو ابھار کر چلیں تو یہ وضع رفتار ہم میں ایک قسم کا تکبر اور خود بینی پیدا کرتی ہے تو ان نمونوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے پورے انکشاف کے ساتھ کھل جاتا ہے کہ بے شک جسمانی اوضاع کا روحانی حالتوں پر اثر ہے۔

(اصول کی فلاسفی ص۲ تا ۶)

طبعی حالتیں جن کا سرچشمہ اور مبداء نفس امارہ ہے خدا تعالیٰ کے پاک کلام کے اشارات کے موافق اخلاقی حالتوں سے کوئی الگ چیز نہیں ہے کیونکہ خدا کے پاک کلام نے تمام نیچرل قویٰ اور جسمانی خواہشوں اور تقاضوں کو طبعی حالات کی مد میں رکھا ہے اور وہی طبعی حالتیں ہیں جو بالارادہ ترتیب اور تعدیل اور موقع بینی اور محل پر استعمال کرنے کے بعد اخلاق کا رنگ پکڑ لیتی ہیں۔ ایسا ہی اخلاقی حالتیں روحانی حالتوں سے کوئی الگ باتیں نہیں ہیں بلکہ وہی اخلاقی حالتیں ہیں جو پورے فنافی اللہ اور تزکیہ نفس اور پورے انقطاع الی اللہ اور پوری محبت اور پوری محویت اور پوری سکینت اور اطمینان اور پوری موافقت باللہ سے روحانیت کا رنگ پکڑ لیتی ہیں۔ طبعی حالتیں جب تک اخلاقی رنگ میں نہ آئیں کسی طرح انسان کو قابل تعریف نہیں بناتیں کیونکہ وہ دوسرے حیوانات بلکہ جمادات میں بھی پائی جاتی ہیں۔ ایسا ہی مجرد اخلاق کا حاصل کرنا بھی انسان کو روحانی زندگی نہیں بخشتا بلکہ ایک شخص خدا تعالیٰ کے وجود سے ہی منکر رہ کر اچھے اخلاق دکھلا سکتا ہے۔ دل کا غریب ہونا یا دل کا حلیم ہونا یا صلح کار ہونا یا ترک شر کرنا اور شریر کے مقابلہ پر نہ آنا یہ تمام طبعی حالتیں ہیں اور ایسی باتیں ہیں جو ایک نااہل کو بھی حاصل ہو سکتی ہیں جو اصل سرچشمہ نجات سے بے نصیب اور ناآشنا محض ہے اور بہت سے چارپائے غریب بھی ہوتے ہیں اور ہلنے اور خونذیر ہوتے سے صلحکاری بھی دکھلاتے ہیں۔ سونٹے پر سونٹا مارنے سے کوئی مقابلہ نہیں کرتے مگر پھر بھی ان کو انسان نہیں کہہ سکتے چہ جائیکہ ان خصلتوں سے وہ اعلیٰ درجہ کے انسان بن سکیں۔ ایسا ہی بد سے بدعقیدہ والا بلکہ بعض بدکاریوں کا مرتکب ان باتوں کا پابند ہو سکتا ہے ممکن ہے کہ انسان رحم میں اس حد تک پہنچ جاوے کہ اگر اس کے اپنے ہی زخم میں کیڑے پڑیں ان کو بھی قتل کرنا روا نہ رکھے اور جانداروں کی پاسداری اس قدر کرے کہ جوئیں جو سر میں پڑتی ہیں یا وہ کیڑے جو پیٹ اور انتڑیوں میں اور دماغ میں پیدا ہوتے ہیں ان کو بھی آزار دینا نہ چاہے بلکہ میں قبول کر سکتا ہوں کہ کسی کا رحم اس حد تک پہنچے کہ وہ شہد کھانا ترک کر دے کیونکہ وہ بہت سی جانوں کے تلف ہونے اور غریب مکھیوں کو ان کے استھان سے پراگندہ کرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ اور میں مانتا ہوں کہ کوئی مشک سے بھی پرہیز کرے کیونکہ وہ غریب ہرن کا خون ہے اور اس غریب کو قتل کرنے اور بچوں سے جدا کرنے کے بعد میسر آ سکتا ہے ایسا ہی مجھے اس سے انکار نہیں کہ کوئی موتیوں کے استعمال کو بھی چھوڑ دے اور ابریشم کو پہننا بھی ترک کرے کیونکہ یہ دونوں غریب کیڑوں کے ہلاک کرنے سے ملتے ہیں۔ بلکہ میں یہاں تک مانتا ہوں کہ کوئی شخص دکھ کے وقت جونکوں کے لگانے سے بھی پرہیز کرے اور آپ دکھ اٹھالے اور غریب جونک کی موت کا خواہاں نہ ہو۔ بالآخر اگر کوئی مانے یا نہ مانے مگر میں مانتا ہوں کہ کوئی شخص اس قدر رحم کو کمال کے نقطہ تک پہنچا دے کہ پانی کے کیڑوں کو بچانے کے لئے اپنے تئیں ہلاک کر لے۔ میں یہ سب کچھ قبول کرتا ہوں لیکن میں ہرگز قبول نہیں کر سکتا کہ یہ تمام طبعی حالتیں اخلاق کہلا سکتی ہیں۔ یا صرف انہی سے وہ اندرونی گند دھوئے جا سکتے ہیں جن کا وجود خدا تعالیٰ کے ملنے کی روک ہے۔ میں کبھی باور نہیں کروں گا کہ اس طرح کا غریب اور بے آزار بننا جس میں بعض چارپایوں اور پرندوں کا کچھ ممبر بڑھا ہوا ہے اعلیٰ انسانیت کے حصول کا موجب ہو سکتا ہے بلکہ میرے نزدیک یہ قانون قدرت سے لڑائی ہے اور رضا کے بھاری خلق کے برخلاف اور اس نعمت کو رد کرنا ہے جو قدرت نے ہم کو عطا کی ہے بلکہ وہ روحانیت ہر ایک خلق کو بر محل اور موقعہ پر استعمال کرنے کے بعد اور پھر خدا کی راہوں میں وفاداری کے ساتھ قدم مارنے سے اور اسی کا ہو جانے سے ملتی ہے جو اس کا ہو جاتا ہے اس کی یہی نشانی ہے کہ وہ اس کے بغیر جی ہی نہیں سکتا۔ عارف ایک مچھلی ہے جو خدا کے ہاتھ سے ذبح کی گئی اور اس کا پانی خدا کی محبت ہے۔

(اصول کی فلاسفی ص۱۱ تا ۱۲)

میں ابھی ذکر کر چکا ہوں کہ انسانی حالتوں کے سرچشمے تین ہیں یعنی نفس امارہ نفس لوامہ نفس مطمئنہ۔ اور طریق اصلاح کے بھی تین ہیں۔

اوّل یہ کہ بے تمیز وحشیوں کو اس ادنیٰ خلق پر قائم کیا جائے کہ وہ کھانے پینے اور شادی وغیرہ تمدنی امور میں انسانیت کے طریقے پر چلیں۔ نہ ننگے پھریں اور نہ کتوں کی طرح مردار خور ہوں اور نہ کوئی بے تمیزی ظاہر کریں۔ یہ طبعی حالتوں کی اصلاحوں میں سے ادنیٰ درجہ کی اصلاح ہے۔ یہ اس قسم کی اصلاح ہے کہ اگر مثلاً پورٹ بلیر کے جنگلی آدمیوں میں سے کسی آدمی کو انسانیت کے لوازم سکھانا ہو تو پہلے ادنیٰ ادنیٰ اخلاق انسانیت اور طریق ادب کی ان کو تعلیم دی جائے

دوسرا طریق اصلاح کا یہ ہے کہ جب کوئی ظاہری آداب انسانیت کے حاصل کر لیں تو اس کو بڑے بڑے اخلاق انسانیت کے سکھلائے جائیں اور انسانی قویٰ میں جو کچھ بھرا پڑا ہے ان سب کو محل اور موقعہ پر استعمال کرنے کی تعلیم دی جائے۔

تیسرا طریق اصلاح کا یہ ہے کہ جو لوگ اخلاق فاضلہ سے متصف ہو گئے ہیں ایسے خشک زاہدوں کو شربت محبت اور وصل کا مزہ چکھایا جائے، یہ تین اصلاحیں ہیں جو قرآن شریف نے بیان فرمائی ہیں (اصول کی فلاسفی ص۱۳ تا ۱۴)

عوام الناس خیال کرتے ہیں کہ خلق صرف حلیمی اور نرمی اور انکساری کا نام ہے یہ ان کی غلطی ہے بلکہ جو کچھ بمقابلہ ظاہری اعضاء کے باطن میں انسانی کمالات کی کیفیتیں رکھی گئی ہیں ان سب کیفیتوں کا نام خلق ہے مثلاً انسان آنکھ سے روتا ہے اور اس کے مقابل پر دل میں ایک قوت رقت ہے وہ جب بذریعہ عقل خداداد کے اپنے محل پر مستعمل ہو تو وہ ایک خلق ہے۔ ایسا ہی انسان ہاتھوں سے دشمن کا مقابلہ کرتا ہے اور اس حرکت کے مقابلہ میں دل میں ایک قوت ہے جس کو شجاعت کہتے ہیں۔ پس جب انسان محل پر اور موقعہ کے لحاظ سے اس قوت کو استعمال میں لاتا ہے تو اس کا نام بھی خلق ہے۔ اور ایسا ہی انسان کبھی ہاتھوں کے ذریعہ سے مظلوموں کو ظالموں سے بچانا چاہتا ہے یا ناداروں اور بھوکوں کو کچھ دینا چاہتا ہے یا کسی اور طرح سے بنی نوع کی خدمت کرنا چاہتا ہے۔ اور اس حرکت کے مقابل پر دل میں ایک قوت ہے جس کو رحم بولتے ہیں۔ اور کبھی انسان اپنے ہاتھوں کے ذریعہ سے ظالم کو سزا دیتا ہے اور اس حرکت کے مقابل پر دل میں ایک قوت ہے جس کو انتقام کہتے ہیں۔ اور کبھی انسان حملہ کے مقابلہ پر حملہ کرنا نہیں چاہتا اور ظالم کے ظلم سے درگذر کرتا ہے اور اس حرکت کے مقابلہ پر دل میں ایک قوت ہے جس کو عفو اور صبر کہتے ہیں اور کبھی انسان بنی نوع کو فائدہ پہنچانے کے لئے اپنے ہاتھوں سے کام لیتا ہے یا پیروں سے یا دل اور دماغ سے اور ان کی بہبودی کے لئے اپنا سرمایہ خرچ کرتا ہے تو اس حرکت کے مقابلہ پر دل میں ایک قوت ہے جس کو سخاوت کہتے ہیں۔ پس جب انسان ان تمام قوتوں کو موقع اور محل کے لحاظ سے استعمال کرتا ہے تو اس وقت اس کا نام خلق رکھا جاتا ہے۔ اللہ جل شانہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے (—) یعنی تو ایک بزرگ خلق پر قائم ہے۔

(اصول کی فلاسفی ص۱۸-۱۹)

رمضان المبارک کی برکات سے استفادہ

رمضان المبارک کی برکات میں سے ایک نمایاں برکت یہ ہے کہ اس مبارک مہینہ میں اپنی کسی کمزوری کو دور کرنے کا عہد کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے ایفاء اور تکمیل کی توفیق سعید بخشتا ہے۔ لہٰذا ان دوستوں سے جو تمباکو نوشی کی عادت میں مبتلا ہیں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس مبارک مہینہ میں خلوص دل سے تمباکو نوشی ترک کرنے کا عہد کریں۔ ایک صاحب ایمان کو لغو چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے خصوصاً جبکہ وہ لغو چیزیں صحت کو برباد کرنے والی ہوں اور پیسوں کے ضیاع کا باعث ہوں۔ اس عادت سے نہ صرف تمباکو نوش اپنی صحت خراب کرتا ہے بلکہ اس کے قرب و جوار میں جو بھی اس دھوئیں سے متاثر ہو رہے ہوتے ہیں ان کے لئے بھی موذی قسم کی بیماریوں کا سامان پیدا کرتا ہے۔

ترک تمباکو نوشی کے عہد میں اگر یہ بابرکت نیت بھی شامل کر لی جائے کہ ہم اپنے محبوب امام کے حسب ذیل فرمان پر بہتر صحت اور زیادہ مالی استطاعت کے باعث بطیب خاطر لبیک کہنے کے قابل ہو جائیں گے تو یقیناً یہ نیک عہد اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ثواب دارین کا حامل ہو گا۔ حضور کا ارشاد ہے:-

"اس زمانے میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے اس میں مرد اور عورتیں اپنی زندگی کو سادہ بنائیں اور اخراجات کو کم کر دیں تا کہ جس وقت قربانی کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے تو وہ تیار ہوں۔"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوسف سہیل شوق

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی حسین و دلکش زندگی کی چند جھلکیاں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی ایک ایسے دلکش اور لہلہاتے گلشن کی طرح ہے جس میں رنگا رنگ کے خوبصورت اور حسین پھول کھلے ہوئے ہیں۔ اس گلشن کی ایک بار کی سیر گویا ایسی مہک سے اپنی روح کو سرشار کرنا ہے جس کی لذت کبھی بھول نہیں سکتی۔ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ میری زندگی کو دیکھو اس کے گوشے گوشے کو جھانکو اور اس سے روحانی تازگی اور لطف کے سامان پاؤ۔

حضرت بانیٔ سلسلہ کی زندگی کا مطالعہ اس لحاظ سے ہر فرد جماعت احمدیہ کو ضرور بار بار کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ پاکیزہ زندگی ہمیں یہ نہیں بتاتی کہ کیا ہونا چاہیئے۔ بلکہ یہ بتاتی ہے کہ یہ حقیقی زندگی ہے جو درحقیقت مشعلِ راہ ہے جو قابلِ تقلید ہے جس کو سامنے رکھ کر روحانی عظمتیں ہی حاصل نہیں کی جاسکتیں بلکہ عام دنیا میں ایک کامیاب و کامران زندگی بھی بسر کی جاسکتی ہے۔

ہم اس نکتہ کی طرف احباب کی توجہ خصوصیت سے دلوانا چاہتے ہیں۔ کہ حضرت بانیٔ سلسلہ کی زندگی کو صرف اس خیال سے ہی نہ پڑھیں کہ اس پر عمل کر کے ہم ایک نیک اور پاکباز شخص بن سکتے ہیں بلکہ اس لئے بھی پڑھیں کہ اس پر عمل کر کے ہم اپنی عام زندگی میں ہر قسم کی کامیابی حاصل کر سکیں گے۔ آپ کوئی خادمِ دین ہیں یا ملازم کوئی سرکاری ملازمت کرتے ہیں یا کسی پرائیویٹ ادارے میں کام کرتے ہیں۔ آپ دوکاندار ہیں یا بہت بڑے صنعتکار یا بزنس مین یا آپ ایک عام مزدور کی حیثیت سے اپنے ہاتھوں کی محنت کی کمائی کھاتے ہیں۔ غرضیکہ آپ کوئی بھی ہیں مالی یا سماجی طور پر کسی بھی طبقے سے تعلق رکھتے ہیں حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی ہر شخص کے لئے مشعل راہ ہے۔ اس مہکتے ہوئے باغ کے رنگا رنگ پھولوں میں ہر شخص کی ضرورت اور استطاعت کے مطابق کلیاں اور غنچے مہک رہے ہیں۔

ایک بار اپنی ذاتی زندگی کو سوچ کر حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پاکیزہ زندگی کا مطالعہ ضرور کیجیئے۔ اس مضمون کو پڑھتے ہوئے اپنی زندگی کے لئے کوئی گوہرِ نایاب آپ کو ضرور ملے گا۔ اس توجہ سے حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پاکیزہ سیرت کا مطالعہ فرمائیے۔

آج ہم آپ کی خدمت میں حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سیرت میں سے طبیعت کی نرمی سادگی اور عاجزی کے بعض نمونے پیش کریں گے۔

ادنیٰ گھریلو ملازم گھروں میں کن کن سختیوں کا نشانہ بنتے ہیں۔ یہ عام تجربے کی بات ہے۔ کسی ایک ملک یا ایک خطے کی بات نہیں ہے۔ گھریلو ملازموں کو دنیا کے ہر کونے میں ڈانٹ پھٹکار اور لعنت و ملامت کا ایسا نشانہ بننا پڑتا ہے کہ گویا وہ زرخرید غلام ہوں۔ گھر کا معمولی بچہ بھی بڑی بڑی عمر کے ملازموں کو ڈانٹ ڈپٹ کرنا اپنا حق سمجھتا ہے۔ لیکن حضرت اقدس بانی سلسلہ جو کہ سماجی مرتبے کے لحاظ سے رئیسِ قادیان کہلاتے تھے۔ اور ایک عالی مرتبت ذی حیثیت خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ اور عموماً جتنا بڑا خاندان ہوتا ہے اتنا ہی وہاں کے نوکر ڈانٹ پھٹکار اور ظلم وستم کا نشانہ زیادہ بنتے ہیں۔ مگر حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ جس روحانی اخلاق کے مالک تھے وہاں کی دنیا ہی اور تھی۔

ایک بار آپ نے اپنے ذاتی ملازم حامد علی کو کچھ لفافے اور کارڈ ڈاک خانہ میں ڈالنے کے لئے دیئے۔ حامد علی کسی اور کام میں مشغول ہو کر اس کام کو بھول گیا۔ اور لفافے بھی اِدھر اُدھر ہو گئے۔ ایک ہفتہ کے بعد حضور کے صاحبزادے حضرت محمودؓ جو اس وقت چھوٹی عمر کے تھے کچھ لفافے اور کارڈ لئے حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پاس دوڑے دوڑے آئے کہ ابا ہم نے کوڑے کے ڈھیر سے خط نکالے ہیں۔ آپ نے دیکھا تو وہی خط تھے جن میں سے بعض رجسٹرڈ کروانے تھے اور آپ اس کے جواب کے منتظر تھے۔ آپ نے حامد علی کو بلوایا اور خط دکھا کر بڑی نرمی سے صرف اتنا کہا۔ حامد علی تمہیں نسیان بہت ہو گیا ہے۔ فکر سے کام کیا کرو۔ (سیرۃ حضرت بانیٔ سلسلہ از حضرت مولوی عبدالکریم صاحب)

گویا کہ ڈانٹ پھٹکار یا سختی نام کی گویا چیز ہی کوئی نہیں تھی۔ حالانکہ ایک واضح کوتاہی پر غصہ آنا اور سختی کا اظہار ہونا شاید بالکل فطری بات سمجھی جائے۔ لیکن جس کی فطرت، روحانیت کے پاک وصاف پانی سے دھلی ہوئی ہو اسے عمومی فطری کمزوریوں سے کیا سروکار؟

اسی طرح کا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ایک واقعہ دیکھئے اور سوچیئے کہ عام گھروں میں اگر ایسا واقعہ ہو جائے اور گھروں میں ایسے واقعات ہوتے بھی رہتے ہیں، تو گھر والوں کا سلوک کیا ہوتا ہے؟ اور پھر یہ سوچیئے کہ فی الحقیقت کیا سلوک ہونا چاہیئے۔

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب ہی کی روایت ہے جو کہ آپ نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب سیرۃ حضرت (بانیٔ سلسلہ) میں لکھی ہے۔ آپ بیان کرتے ہیں۔ ایک دفعہ گھر کے اندر ایک خادمہ عورت نے کچھ چاول چرا لیئے۔ ناتجربہ کار قسم کی چور تھی۔ کسی تیز نظر والے نے تاڑ لیا اور پکڑ لیا۔ گھر میں شور مچ گیا۔ اس عورت کی بغل سے کوئی پندرہ سیر کی گٹھڑی چاولوں کی نکلی (بڑے گھیر والے برقعوں میں ایسی چیزیں آسانی سے چھپائی جاسکتی ہیں) بس پھر کیا تھا! ہر طرف سے لعنت وملامت کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کسی کام سے ادھر آنکلے۔ پوچھا یہ کیا غل ہے؟ کسی نے سارا واقعہ کہہ سنایا۔ آپ نے نہایت نرمی سے فرمایا:۔

"محتاج ہے۔ کچھ تھوڑے سے چاول اسے دے دو۔ اور ڈانٹ پھٹکار نہ کرو۔ اور خداتعالیٰ کی ستاری کا شیوہ اختیار کرو۔"

گویا کہ نہ صرف اس خادمہ کو معاف فرمادیا بلکہ اس کی دلداری کے لئے کچھ چاول اسے دلا بھی دیئے۔ عفوو کرم اور طبیعت کی نرمی کا یہ واقعہ بطور مثال بیان کرنے کے لائق ہے۔

اس واقعہ میں روحانی لطف کی بنیاد حضور کا یہ جملہ ہے:۔

"خدا کی ستاری کا شیوہ اختیار کرو۔"

اگر عام زندگی میں ہر شخص اس جملے کو اپنا راہنما بنا لے اور اللہ تعالیٰ کے اخلاق کے اس پہلو میں رنگین ہو جائے کہ چھوٹے موٹے قصوروں اور خطاؤں کو معاف کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی وہ ستاری اپنا لے جو ہر شخص کی زندگی پر اللہ نے سایہ فگن کر رکھی ہے۔ ہر شخص کی بے شمار خطاؤں، کمزوریوں اور گناہوں پر مولا کریم نے ستاری کا پردہ ڈال رکھا ہے۔ ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چند ہی روز قبل خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے اس نکتے پر نہایت اعلیٰ رنگ میں روشنی ڈالی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اگر انسان کی ستاری کا پردہ پوری طرح چاک ہو جائے تو انسان خود کو دنیا کا مکروہ ترین انسان سمجھنے لگے۔

اسی طرح کا ایک اور واقعہ بھی حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ کی زندگی سے ہمیں ملتا ہے۔ ایک دفعہ باورچی نے کچھ آٹا چرا لیا۔ اور پکڑا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ اس پر سختی نہ کرو۔ یہ تمہاری ایک روٹی کی خاطر دو دفعہ دوزخ (تنور) میں جھانکتا ہے۔ یعنی ایک دفعہ جب روٹی لگاتا ہے اور دوسری دفعہ جب روٹی پکا کر نکالتا ہے۔ نیز فرمایا کہ ایسے ادنیٰ طبقے کے لوگوں سے تقویٰ کے بلند معیار کی توقع بھی نہیں کرنی چاہیئے۔ اگر اس میں اتنا ہی تقویٰ ہوتا تو کیا خداتعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانت اچھے
صحت اچھی

دانت درد کا فوری علاج
دانت مت نکلوایئے
دانت نکالنا کوئی علاج نہیں

سالہ تجربہ کار 35

دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔
دانتوں کے کراؤن بنوانے کیلئے تشریف لائیں

شریف ڈینٹل کلینک ربوہ فون : 418

دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ امراض مثلاً پائیوریا
ماسخورہ خون کا آنا پانی کا گرم اور سرد لگنے کا
تسلی بخش علاج ☆ فل سیٹ کے ماہر

ٹیڑھے اور بدصورت
دانت سیدھے اور خوبصورت
کئے جاتے ہیں

بچوں کی جملہ امراض کے شافی علاج کے لئے
النصرت چلڈرن کلینک
---- ریلوے روڈ ربوہ

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص ——— مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون ۳۴۱۳۴

جدید یونانی طریقہ علاج کا مرکز
ہر قسم کے پیچیدہ امراض کے علاج کے لئے تشریف لائیں
الیاس دواخانہ
مستورات کیلئے معائنہ کا معقول انتظام ہے۔ نیز ہر قسم کی دیسی ادویات بھی دستیاب ہیں
حکیم الیاس احمد رجسٹرڈ طبی کونسل پاکستان۔ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

ڈیفنس سوسائٹی لاہور میں پہلی بار
ماسٹر واچ کمپنی
گھڑیوں کی سیل اور اعلیٰ سروس
سوئٹزرلینڈ کے سند یافتہ ماہرین سے
پتہ : ماسٹر واچ کمپنی برانچ ۲
۵۔ سنجی پلازہ مین بولیوارڈ ڈیفنس
سوسائٹی روڈ ۔ لاہور

راولپنڈی اسلام آباد میں معیار اور کفایت کے لئے فریج، فریزر، کوکنگ
رینج، گیزر، واشنگ مشین، ہیٹر، چولہے اور پنکھے۔
احمد برادرز
شہناز پلازا چاندنی چوک
سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
فون ۴۲۰۹۵۸

نفیس بٹن سٹور
ریل بازار ۔ اوکاڑہ
فون : ۴۰۴ - ۹۳۳۵ - ۰۴۴۲
نلکی ۔ بٹن ۔ دھاگہ ۔ سامان زری کی مکمل ورائٹی کے لئے تشریف لائیں۔
پروپرائٹر: منیب احمد ۔ نصیر احمد

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED
FOR GENUINE TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI TELE: 7724606-7-9

AL-FURQAN MOTORS (PVT) LTD.

TOYOTA - DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ۔ کراچی ۳
فون ۷۷۲۴۶۰۶
۷۷۲۴۶۰۷ - ۷۷۲۴۶۰۹

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو النّاصر

الرّحیم نیو جیولرز
پہلی منزل بھایانی چیمبرز
خورشید مارکیٹ حیدری
کراچی۔ فون 664-0231
664-3442
فیکس (92-21) 6643299

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسے اسی ادنیٰ کام پر رکھتا؟۔

یہاں جو یہ ضمنی نکتہ بیان ہوا ہے وہ تو ایک الگ اور عظیم الشان تشریح کا محتاج ہے۔ اشارۃً اتنا ہی عرض کیا جاتا ہے کہ اعلیٰ تقویٰ کے حامل شخص کو اللہ تعالیٰ کبھی زیادہ دیر ادنیٰ مقام پر نہیں رہنے دیتا۔

دوسری اہم بات جس کا اس واقعے میں بیان ہوا ہے وہ زیادہ قابلِ غور ہے کہ پکڑنے والے عموماً زیادہ تقویٰ کے مدارج پر ہوتے ہیں اور ادنیٰ گھریلو کام کرنے والا عموماً (سوائے اس کے کہ اللہ کسی کے بارے میں کچھ اور چاہے)۔ تقویٰ کے کمتر معیار پر ہوتا ہے اس لئے اس کی خطاؤں سے باز پرس کرتے وقت یہ بات ضرور ذہن میں رکھنی چاہیئے کہ ایسے شخص سے ہمیشہ امانت و دیانت کے اعلیٰ ترین معیار کی توقع کرنا بھی درست نہ ہوگا۔ اس لئے ان کی خطاؤں پر عفو کرنے کا سبق حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پاکیزہ زندگی سے حاصل کرنا چاہیئے۔

خود کو عاجز اور مسکین سمجھنا۔ یہ موضوع زبانی طور پر اختیار کرنے والے تو بہت ہیں۔ مگر ذرا سا ابتلاء آن پڑے ذرا تکلیف اور امتحان کا وقت آجائے تو خود کو عاجز کہنے کا دعویٰ کرنے والے اپنی فطرت پر پڑی ہوئی بناوٹی چادر کو کس طرح آنِ واحد میں جھٹکتے اور شدید ترین سختی اور غیظ و غضب کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ یہ عام معاشرے کی جانی بوجھی چیزیں ہیں۔ لیکن اعلیٰ اخلاق کیا ہے؟ عظمتِ کردار کس کو کہتے ہیں؟۔ اخلاقی بلندی اور رفعت کس چیز کا نام ہے۔ سنیئے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے حضور کو سخت سردرد تھا۔ اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب گھر کے اندر آپ کے پاس ہی تشریف فرما تھے۔ پاس ہی چھوٹے بچے حد سے زیادہ شور و غل کر رہے تھے۔ گھر کی ملازمائیں اپنے جاہلانہ انداز میں اونچی اونچی آواز میں باتیں کر رہی تھیں۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے عرض کیا "جناب کو اس شور سے تکلیف تو نہیں ہوتی؟"

فرمایا۔ "ہاں اگر چپ ہو جائیں تو آرام ملتا ہے"

حضرت مولوی صاحب نے عرض کیا "تو جناب کیوں حکم نہیں کرتے"؟

فرمانے لگے "آپ ان کو نرمی سے کہہ دیں۔ میں تو نہیں کہہ سکتا"۔

گویا کہ خود کہنا تو کجا دوسرے کو کہا کہ آپ کہتے ہیں تو ان کو چپ کرا دیں۔ مگر ساتھ خیال آگیا کہ جس سختی سے میں خود رکا ہوا ہوں کہیں وہ کسی دوسرے کی زبان سے ادا نہ ہو جائے چنانچہ ساتھ ہی ہدایت کر دی کہ دیکھنا سختی سے نہ روکنا بات کرنا تو نرمی سے! تاکہ بچوں پر اور گھر کے دوسرے افراد پر گراں نہ گزرے۔ اپنی تکلیف کی شدت میں بھی طبیعت کی نرمی اور عاجزی اس جوبن پر ہے کہ دوسروں کی معمولی دل شکنی کا خیال بھی سوہانِ روح بنا ہوا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ کی طبیعت اور اور مزاج کی اس پاکیزگی اور عاجزی کو دیکھیئے اور پھر حضور کے ارشادات پڑھیئے تو معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایک جملہ سیدھا تیر کی طرح دل میں پیوست ہوتا چلا جاتا ہے۔ ذیل کے ارشادات پڑھیئے۔ لیکن ٹھہر ٹھہر کر لطف لے لے کر اپنے دل کو موم کرتے ہوئے، اپنی آنکھوں کی نمی سے اپنے گناہوں کے زنگ دور کرتے ہوئے حضور حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ جن کی طرف ہم آپ سے منسوب ہوتے ہیں کیسی پاکیزہ نصائح فرماتے ہیں۔

"..... اس کے بندوں پر رحم کرو۔ اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو۔ گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ.... بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو۔ نہ ان کی تحقیر۔ عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو۔ اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولا کی طرف منقطع ہو جاؤ۔ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو۔ اور اسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو۔ اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو۔ کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا...

تم آپس میں جلد صلح کر لو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا۔ کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر پہلو سے چھوڑ دو۔ باہمی ناراضگی جانے دو۔ اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا کہ تم بخشے جاؤ... تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے۔ اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں..... تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو"

پھر فرماتے ہیں اور کس دردمندی سے اپنی جماعت کو مخاطب ہوتے ہیں۔ یہ تحریریں پڑھنے کے لائق ہیں۔ یہ الفاظ دل پر گہرے نقش کرنے کے لائق ہیں۔ یہ نصیحتیں پلے باندھنے کے قابل ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"اے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل سب باتیں ہیچ ہیں۔ اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔ سب سے اوّل اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ کہ ہر یک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو اور جیسا پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے۔ اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو۔ اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دیوے اور پھر تم کاٹے جاؤ"۔

اس کے بعد فرمایا:۔

"مجھے اس وقت اس نصیحت کی حاجت نہیں کہ تم خون نہ کرو۔ کیونکہ بجز نہایت شریر آدمی کے کون ناحق کے خون کی طرف قدم اٹھاتا ہے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ ناانصافی پر ضد کر کے سچائی کا خون نہ کرو۔ حق کو قبول کر لو اگرچہ ایک بچہ سے۔ اور اگر مخالف کی طرف سے حق پاؤ تو پھر فی الفور اپنی خشک منطق چھوڑ دو۔ سچ پر ٹھہر جاؤ اور سچی گواہی دو..... اگرچہ تمہارے باپوں یا بھائیوں یا دوستوں پر ہو۔ چاہیئے کہ کوئی عداوت بھی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو۔ باہم بخل اور کینہ اور حسد اور بغض اور بے مہری چھوڑ دو اور ایک ہو جاؤ۔ قرآن شریف کے بڑے حکم دو ہی ہیں۔ ایک توحید و محبت و اطاعت باری عزّ اسمہٗ۔ دوسری ہمدردی اپنے بھائیوں اور بنی نوع کی"۔

اللہ تعالیٰ ہم سب احمدیوں کو ان پاکیزہ نصائح پر دل و جان سے عمل کرنے کی توفیق دے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

دانتوں کا معائنہ مفت۔ احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
رانا مدثر احمد
۴½ بجے ۸ بجے شام

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ اوّل شاہی طبیب حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب کے شاگردِ اوّل حکیم نظام جان کے فرزندِ اکبر
حکیم عطاء الرحمن علوی اینڈ سنز رجسٹرڈ
مشورہ مفت۔ دکھی مخلوق کی خدمت میں کوشاں ہیں
دواخانہ محافظِ صحت
کوٹ نہال سنگھ مین سٹریٹ ۲ اوکاڑہ

حکیم عطاء الرحمن علوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے

پُر امید و احمد علاجگاہ

حکیم انوار احمد جان ابنِ حکیم نظام جان

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

ھو الشافی

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ

فون: ۲۱۸۵۲۷

پوسٹ بکس = ۲۲۲

فون ربوہ ۵۵۸

دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف

ہمارے ہاں خالص سونے اور چاندی کے بہترین خوشنما فینسی زیورات آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں

پروپرائیٹر ہارون احمد شعیب احمد زرگر

قلعہ کالر والہ (سیالکوٹ)

○ فوٹوگرافی ○ فوٹوسٹیٹ

○ سامان فوٹوگرافی ○ پولارائڈ فوٹو

کیلئے

فوٹو ٹائم

۴- بلال مارکیٹ ربوہ کو یاد کریں

فون ـــ ۷۳۶

سُرمہ طفیل ● عرق نور

کورس ۳ شیشی — معدہ کیلئے مفید

قیمت -/۱۲ — قیمت -/۲۰

مرض مریض کی نبض دیکھ کر بتائی جاتی ہے

حکیم محمد طفیل ۵/c کوئٹہ کلاتھ ربوہ

فون ـــ ۷۰۴

معیار ـــ اخلاق ـــ خدمت

حیات سنز گولبازار ربوہ

فون: دکان: ۹۹۷ — رہائش: ۶۷۹

ہر قسم کی کراکری، کرسیاں، نئے شامیانے، قناتیں، ڈنر سیٹ، صوفہ سیٹ و دیگر سامان (دعوت) کرایہ پر دستیاب ہے ـــ پروپرائیٹر: محمد حیات جنجوعہ

پیرس چین ہاؤس

جنرل بس سٹینڈ اوکاڑہ

ہمارے ہاں ہر قسم کے ہر گاڑی کے چین اور گیس کٹ تھوک و پرچون حاصل کریں۔

پروپرائٹر: شیخ انوار احمد اینڈ برادرز

ایک وقت میں تین کام

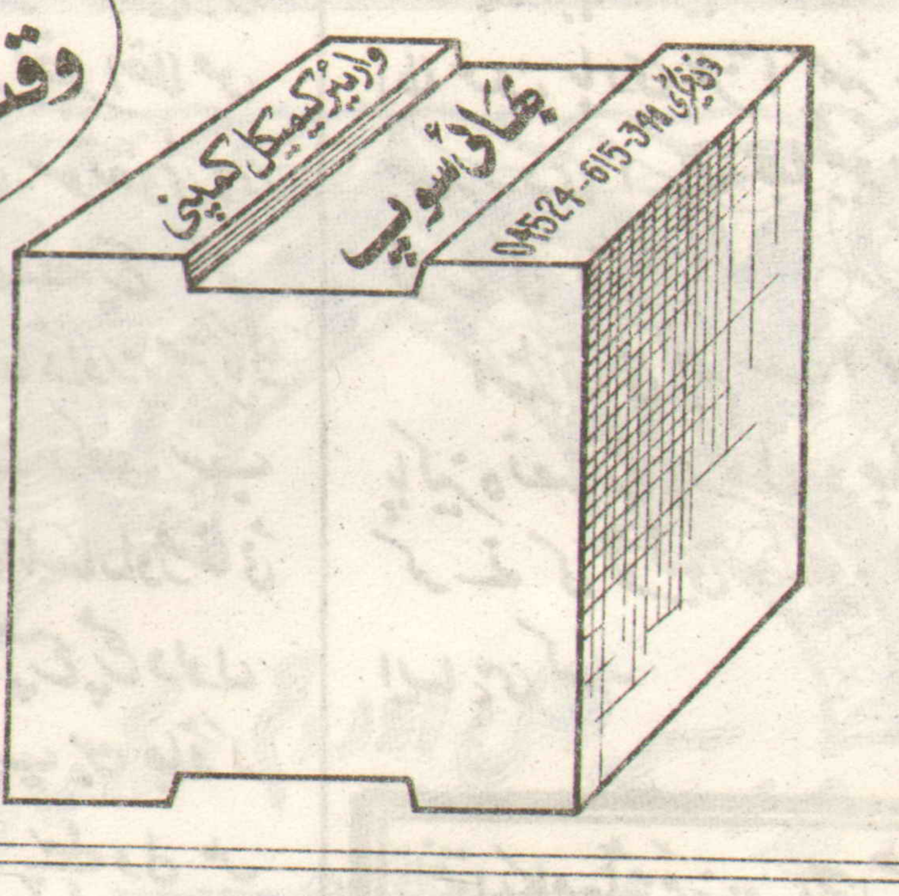

دھوئے بھی

چمکائے بھی

کپڑوں کو مہکائے بھی

رجسٹرڈ

بھائی سوپ

WARRIOR — WARRIOR

وزن میں پورا ● معیار میں اعلیٰ

بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزا سے تیار ہوئے الاصابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کیساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے۔

اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اعلیٰ دھلائی کے لئے مشہور زمانہ وارئیر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں!

وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد

فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ۶۱۷۷۶۴ ـ ۴۷۷۶۴

فیکٹری ۰۴۵۲۴/ ۳۴۰ ـ ۶۱۵

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الکریم جیولرز

بازار فیصل کریم آباد (چورنگی) کراچی

فون ۶۳۲۵۵۱۱

پروپرائیٹرز

میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالستار خان

طبّ اور حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے والد محترم حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب ایک حاذق طبیب تھے۔ انہوں نے طبابت کی بعض کتب حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو خود پڑھائیں۔ اسی طرح ایک مولوی گل علی شاہ صاحب نے بھی نحو منطق اور حکمت وغیرہ پڑھائیں ۔ چنانچہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں :۔

"جب مَیں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہؤا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہؤا۔ ان کا نام گل علی شاہ تھا۔ ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کے لئے مقرر کیا تھا۔ اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے مَیں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علومِ مروجہ کو جہاں تک خدا تعالیٰ نے چاہا حاصل کیا۔ اور بعض طبابت کی کتابیں مَیں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں اور وہ فن طبابت میں بڑے حاذق طبیب تھے۔ اور ان دنوں میں مجھے کتابوں کے دیکھنے کی طرف اس قدر توجہ تھی کہ گویا میں دنیا میں نہ تھا۔"

(کتاب البریہ حاشیہ صفحہ ۱۸۰ اور ۱۸۱)

نیز فرمایا :۔

"میں نے بعض متن کتب طبّ کے بیس بیس جزو حفظ کئے تھے۔ ہزار سے زیادہ کتاب طب کی ہمارے کتب خانے میں موجود تھیں۔ جن میں سے بعض کتابیں بڑی بڑی قیمتیں دے کر خرید کی گئی تھیں۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۹۰)

دینِ حق میں جہاں حقوق اللہ پر پر زور دیا گیا ہے وہاں حقوق العباد کو بھی ایک نہایت اہم اور بنیادی ذمہ داری قرار دیا ہے۔ مخلوقِ خدا کی ہمدردی کی ایک راہ طبّ کے ذریعہ عوام الناس کی خدمت کرنا ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو علمِ طبّ سے بھی نوازا تھا۔ اگرچہ آپ حد درجہ مصروف الاوقات تھے آپ بیماروں کی خاطر ہر طرح کی انگریزی اور یونانی ادویات منگوا کر رکھتے اور نہایت بشاشت قلب اور خندہ پیشانی کے ساتھ دینی کام سمجھتے ہوئے بیماروں کو مفت ادویات دیتے ۔ بعض اوقات دیہاتی عورتیں مدد کے لئے اور کبھی دوا کے لئے آتیں تو اپنی لمبی کہانیاں بھی سنانا شروع کر دیتیں ۔ آپ جو اہم قومی کام کر رہے ہوتے تھے اس کا حرج ہوتا مگر کبھی کسی مریض اور حاجت مند کو جھڑکا نہیں اور نہ کبھی تنگ پڑے ۔

آپ کے رفیق اور سوانح نگار حضرت مولوی عبدالکریم صاحب فرماتے ہیں :۔

ایک دفعہ بہت سی گنوار عورتیں بچوں کو لے کر دکھانے آئیں۔ اتنے میں اندر سے بھی چند خدمت گار عورتیں شربت کے برتن ہاتھوں میں لئے آنکلیں۔ اور آپ کو دینی ضرورت کے لئے ایک بڑا اہم مضمون لکھنا تھا اور جلد لکھنا تھا۔ مَیں بھی اتفاقاً جا نکلا۔ کیا دیکھتا ہوں حضرت کمربستہ اور مستعد کھڑے ہیں جیسے کوئی یورپین اپنی ڈیوٹی پر چُست اور ہوشیار کھڑا ہوتا ہے اور پانچ چھ صندوق کھول رکھے ہیں اور چھوٹی چھوٹی شیشیوں اور بوتلوں میں کسی کو کچھ اور کسی کو عرق دے رہے ہیں۔ اور کوئی تین گھنٹہ تک (۔) ہسپتال جاری رہا ۔ فراغت کے بعد مَیں نے عرض کیا حضرت یہ تو بڑی زحمت کا کام ہے ۔ اور اس طرح بہت سا قیمتی وقت ضائع ہو جاتا ہے ۔ اللہ اللہ کس نشاط اور طمانیت سے مجھے جواب دیتے ہیں کہ یہ بھی تو ویسا ہی دینی کام ہے یہ مسکین لوگ ہیں یہاں کوئی ہسپتال نہیں ۔ مَیں ان لوگوں کی خاطر ہر طرح کی انگریزی اور یونانی دوائیں منگوا کر رکھتا ہوں جو وقت پر کام آتی ہیں۔ اور فرمایا یہ بڑا ثواب کا کام ہے۔ (صاحبِ ایمان) کو ان کاموں میں سُست اور بے پرواہ نہ ہونا چاہیئے ۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ تحصیل دین کے بعد طبابت کا پیشہ بہت عمدہ ہے ۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۳۴)

آپ نے اپنے بیٹے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو فرمایا کہ تم قرآن مجید کا ترجمہ اور بخاری حضرت مولوی (نورالدین) صاحب سے پڑھ لو۔ اس کے علاوہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ کچھ طب بھی پڑھ لو کیونکہ یہ ہمارا خاندانی فن ہے ۔ (سوانح حضرت (امام الثانی) جلد اوّل صفحہ ۱۰۵)۔

بعض لوگ انگریزی طبّ سے نفرت کرتے تو آپ فرماتے کہ انگریزی طبّ سے نفرت نہیں کرنی چاہیئے بلکہ ہر طبّ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ چنانچہ ایک مرتبہ جب دہلی میں ۲۵؍ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو آپ کی ملاقات کے لئے چند مولوی اور مدرسہ طبیہ کے چند طالب علم اور طبیب آئے۔ طبّ کا ذکر درمیان میں آیا تو حضرت نے فرمایا کہ :۔

"مسلمانوں کو انگریزی طب سے نفرت نہیں کرنی چاہیئے (۔) حکمت کی بات تو (صاحبِ ایمان) کی اپنی ہے ۔ گم ہو کر کسی اور کے پاس چلی گئی تھی۔ پھر جہاں سے ملے جھٹ قبضہ کر لے۔ اس میں ہمارا یہ منشاء نہیں کہ ہم ڈاکٹری کی تائید کرتے ہیں۔ ہمارا مطلب صرف یہ ہے کہ بموجب حدیث کے انسان کو چاہیئے کہ مفید بات جہاں سے ملے وہیں سے لے لے۔ ہندی جاپانی ، انگریزی ہر طب سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے اور اس شعر کا اپنے آپ کو مصداق کرنا چاہیئے : ؎

تمتع ز ہر گوشۂ یافتم
ز ہر خرمنے خوشۂ یافتم

تب ہی انسان کامل طبیب بنتا ہے طبیبوں نے عورتوں سے بھی نسخے حاصل کئے ہیں ۔ (۔) حکیم تجربہ سے بنتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۸۹)

اسی طرح فرمایا :۔

"خاکساری کی زندگی بسر کرنی چاہیئے جہاں انسان کوئی فائدہ کی بات دیکھے۔ چاہیئے کہ اسی جگہ سے فائدہ حاصل کر لے ۔ ڈاکٹروں کو بھی مناسب نہیں کہ پرانی طبّ کو حقارت سے دیکھیں۔ بعض کتابیں ان میں بہت مفید ہیں۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۹۰)

بلاشبہ دواؤں میں تاثیرات ہوتی ہیں مگر ان پر بھروسہ کرنے کی بجائے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔ اس بارہ میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں :۔

"شریعت نے اگرچہ اسباب سے منع نہیں کیا بلکہ (اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے) سے معلوم ہوتا ہے کہ دواؤں میں خدا تعالیٰ نے خواص شفاء مرض بھی رکھے ہوئے ہیں۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ دواؤں میں تاثیرات ہوتی ہیں ۔ اور امراض کے معالجات ہؤا کرتے ہیں مگر ان اسباب پر بھروسہ کر لینا اور یہ گمان کرنا کہ انہیں کے ذریعہ سے نجات اور کامیابی ہو جاوے گی یہ سخت شرک اور کفر ہے ۔ بھروسہ اسباب پر ہرگز نہ چاہیئے بلکہ یوں چاہیئے کہ اسباب کو مہیا کر کے پھر بھروسہ خدا تعالیٰ پر کرنا چاہیئے ۔ اگر وہ چاہے تو ان اسباب کو مفید بنا دے ۔ اور اسی سے پھر بھی دُعا کرنی چاہیئے ۔ کیونکہ اسباب پر نتائج مرتب کرنا تو اسی کا کام ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۵)

نیز فرمایا :۔

"ہمارے والد صاحب (۔) بھی مشہور طبیب تھے ۔ جن کا پچاس برس کا تجربہ تھا وہ فرمایا کرتے تھے کہ حکمی نسخہ کوئی نہیں اور اصل حقیقت بھی یہی ہے کہ تصرف اللہ کا خانہ خالی رہتا ہے ۔ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرنے والا سعادت مند ہے۔ انسان مصیبت میں بد دماغ نہ ہو اور غیر اللہ پر بھروسہ نہ کرے ۔ یکدفعہ ہی خفیف عوارض شدید ہونے لگ جاتے ہیں ۔ کبھی قلب کا علاج کرتے کرتے دماغ پر آفت آجاتی ہے کبھی سردی کے پہلو پر علاج کرتے کرتے گرمی کا زور چڑھ جاتا ہے ۔ کون ان بیماریوں پر حاوی ہو سکتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ کرنا چاہیئے ۔ انسان ان حشرات الارض اور سمیات کو کب گن سکتا ہے صرف بیماریوں کو بھی نہیں گن سکتا لکھا ہے کہ صرف آنکھ ہی کی تین ہزار بیماریاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ بعض بیماریاں ایسی ہوتی ہیں کہ وہ ایسے طور پر غلبہ کرتی ہیں کہ ڈاکٹر نسخہ نہیں لکھ چکتا جو بیمار کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۶۶)

بعض اوقات قابل ترین طبیب یا ڈاکٹر کا نسخہ اور اعلیٰ و قیمتی دوا اور حفظِ صحت کے اسباب بھی کوئی فائدہ نہیں دے سکتے جب تک اللہ تعالیٰ کا اذن نہ ہو۔ اس حقیقت کو بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں :-

"اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے یہ بھی ایک نشان ہے کہ بعض وقت ادویات بیکار رہ جاتی ہیں اور حفظ صحت کے اسباب بھی کسی کام نہیں آتے۔ نہ دوا کام آسکتی ہے۔ نہ طبیب حاذق۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ کا امر ہو تو الٹا سیدھا ہو جایا کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۱۷۲)

نیز فرمایا :-

"علاج وہی ہے جو خدا تعالیٰ اندر ہی اندر کو دیتا ہے جو ڈاکٹر کہتا ہے کہ یہ علاج یقینی ہے وہ اپنے مرتبہ اور حیثیت سے آگے بڑھ کر قدم رکھتا ہے۔ بقراط نے لکھا ہے کہ میرے پاس ایک دفعہ ایک بیمار آیا۔ میں نے بعد حالات دیکھنے کے حکم لگایا کہ ایک ہفتہ کے بعد مر جائے گا۔ تیس سال کے بعد میں نے اس کو زندہ پایا۔

بعض ادویہ کو بعض طبائع کے ساتھ مناسبت ہوتی ہے۔ اسی بیماری میں ایک کے واسطے ایک دوا مفید پڑتی ہے اور دوسرے کے واسطے ضرر رساں ہوتی ہے۔ جب برے دن ہوں تو مرض سمجھ میں نہیں آتا اور اگر مرض سمجھ میں آجائے تو پھر علاج نہیں سوجھتا۔ اسی واسطے مسلمان جب ان علوم کے وارث ہوئے تو انہوں نے ہر امر میں ایک بات بڑھائی۔ نبض دیکھتے وقت (تو پاک ہے۔ ہمیں کچھ علم نہیں سوائے اس کے جو علم تو ہمیں عطا فرمائے) کہنا شروع کیا۔ اور نسخہ لکھتے وقت ھوالشافی لکھنا شروع کیا۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۸۳)

طبیب اور ڈاکٹر کا یہ فرض ہے کہ مریض سے سچی ہمدردی اور اخلاص سے پیش آئے اور اس کے لئے دعا بھی کرے تو اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس پر مرض کی اصلیت کھول دیتا ہے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں :-

"ہم نے اطباء کے حالات پڑھے ہیں۔ علاج الامراض میں مشکل امر تشخیص کو لکھا ہے۔ پس جو شخص تشخیص مرض میں ہی غلطی کرے گا وہ علاج میں بھی غلطی کرے گا کیونکہ بعض امراض ایسے ادق اور باریک ہوتے ہیں کہ انسان ان کو سمجھ ہی نہیں سکتا۔ پس مسلمان اطباء نے ایسی دقتوں کے واسطے لکھا ہے کہ دعاؤں سے کام لے۔ مریض سے سچی ہمدردی کرے اور اخلاص کی وجہ سے اگر انسان پوری توجہ اور درد دل سے دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر مرض کی اصلیت کھول دے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ سے کوئی غیب مخفی نہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۶۱۳)

نیز فرمایا :-

"طبیبوں اور ڈاکٹروں کو چاہیئے کہ متقی بن جاویں۔ دوا بھی کریں اور دعا بھی۔ تنہائی میں بہت دعائیں مانگیں۔ جن لوگوں نے گھمنڈ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے ان کو ہی ذلیل کیا۔ لکھا ہے کہ جالینوس کو اسہال کے بند کرنے کا بڑا دعویٰ تھا۔ خدا کی شان کہ وہ خود اسی مرض کا شکار ہوا۔ اسی طرح طبیب مدقوق ہو کر اور بعض مسلول ہو کر اس دنیا سے چل دیئے۔

اس بیان سے میری غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دعویٰ کی حقیقت کھول دی۔ اور ان کی بے جا شیخی کا بھانڈا پھوڑ کر دکھا دیا۔ جس قسم کا دعویٰ کیا اسی دعویٰ میں پست اور ذلیل ہوئے۔ پس معلوم ہوا کہ انسان کو کسی قسم کا دعویٰ سزا وار نہیں۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۶۵)

طب کے ذریعہ مخلوق خدا کی خدمت کرنے کا کام جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے نہایت سادگی اور خلوص کے ساتھ اپنے گھر سے جاری کیا تھا وہ رفتہ رفتہ ترقی کرتا چلا گیا۔ جماعت احمدیہ کے پہلے امام سیدنا حضرت حکیم نورالدین صاحب (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) کا نام طبی دنیا میں مانا ہوا ہے۔ اور پاک و ہند میں آپ کی حکمت کی دھاک بیٹھی ہوئی ہے۔ اور آج بھی ایک دنیا حضور کے تجویز کردہ نسخوں سے بہرہ ور ہو رہی ہے۔

جماعت کے دوسرے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) ہومیوپیتھی اور یونانی طریقہ علاج کے ماہرین میں سے تھے۔ اور آپ کے دورِ امامت میں قادیان اور ربوہ میں ہسپتالوں کے قیام کے علاوہ افریقہ کے غریب عوام کی خدمت کے لئے ہسپتال کھولے گئے۔

بعدہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے مبارک دور میں نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کے تحت براعظم افریقہ کے متعدد ممالک میں متعدد ہسپتال اور کلینک کھولے گئے۔

ہمارے موجودہ امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب بفضل تعالیٰ ہومیوپیتھی کے کامیاب معالج کے طور پر مسلّم ہیں آپ نے مسندِ امامت پر سرفراز ہونے سے قبل وقف جدید کی ہومیوپیتھک ڈسپنسری میں ہزاروں مریضوں کو مفت ادویات دیں۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو بارِ امامت کی ذمہ داری سونپی تو آپ نے خدمتِ خلق کے اس کام کو بہت وسعت دی۔ اور اس وقت متعدد ممالک میں درجنوں ہسپتال غریب عوام کی بے لوث خدمت کر رہے ہیں۔

یومِ تحریکِ جدید

۲۳ / اپریل ۱۹۹۳ء

مکرم و محترم امیر صاحب / صدر صاحب جماعت احمدیہ

حسب مشورہ مجلس مشاورت ۱۹۹۱ء منظوری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کہ :-

"وکالت دیوان چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ یوم تحریک جدید منانے کا اہتمام کرے"

۱۔ اس کی تعمیل میں امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ ۲۳ / اپریل ۱۹۹۳ء کو یوم تحریک جدید منایا جائے۔ جس میں احباب جماعت کو چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔

۲۔ اس موقع پر امراء / صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے دیگر مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

۳۔ خطبات میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمتِ عملی بیان کی جائے۔

۴۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر نازل ہونے والے انعامات و افضال الٰہیہ کا احبابِ جماعت کے سامنے ذکر کیا جائے۔

۵۔ اس دن حسب ذیل مطالبات پر خصوصی طور پر روشنی ڈالی جائے :-

۱۔ احباب جماعت سادہ زندگی بسر کریں — لباس اور کھانے میں سادگی اختیار کی جائے۔

۲۔ مطالباتِ وقفِ اولاد / وقفِ زندگی

و۔ والدین اپنی اولاد کو خدمتِ دین کے لئے وقف کریں۔

ب۔ نوجوان اور پنشنر احباب دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔

ج۔ رخصت موسمی اور رخصت کے ایام خدمتِ دین کے لئے وقف کریں۔

۳۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

۴۔ جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی مل سکے کر لیں۔

۵۔ عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔

۶۔ راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔

۷۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔

۸۔ مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔

امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹ سے بھی ۱۰ / مئی ۱۹۹۳ء تک دفتر کو مطلع فرمائیں۔

وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

گرمی جگر مثانہ، گیس، کمزوری اور بھس کا خاتمہ
عزیز دواخانہ رجسٹرڈ چک چٹھہ
نزد حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
فون: ۳۰۹۰ (کوڈ ۰۴۳۸)
ذہنی پریشانی، خوف، دہشت، گھبراہٹ سے نجات

جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
روایتی زیورات
فون دکان: ۶۳۹ - رہائش: ۱۷
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

حبوب مفید اٹھرا
۱۵ گرام ۱۶/-
۶۰ گرام ۴۸/-

اکسیر اولادِ نرینہ
(کورس)
۱۵۰/- روپے

زدجامِ عشق
خاص
۴۸۰/- روپے

روشن کاجل
۵/- روپے

تریاقِ معدہ
۱۰/- روپے
۲۰/- روپے

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ ربوہ رجسٹرڈ
فون - ۵۳۴ - ۶۳۴ (۰۴۵۲۴)

الطاف
فرنیشرز
شیخوپورہ روڈ۔ فیصل آباد

ہر قسم کی جائیداد ۔ پلاٹ اور مکان کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقعہ دیں
جائیداد مبارک ہو
جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے با اعتماد نام
پراپرٹی مرکز
فون گھر ۱۴۱۴
عزیز احمد خان ۔ ۳ - بلال مارکیٹ ربوہ

مکان برائے فروخت
واقع :- ناصر آباد - ربوہ
رقبہ :- ایک یا دو کنال
رابطہ :- ۱- مجید احمد صاحب - ربوہ
ٹیلیفون نمبر ۸۷۱ یا ۷۵۵
۲- مبارک احمد صاحب
احمدیہ ریسٹورنٹ - گولبازار ربوہ
۳- بشارت احمد صاحب - کراچی
ٹیلیفون نمبر ۹۳۱-۴۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان میں
تازہ پھلوں کی مصنوعات
بنانے والا
سب سے بڑا ادارہ

شیزان

Shezan International Ltd., Lahore-Karachi.

نظر اور دھوپ کے چشمے خریدنے کیلئے
— تشریف لائیں —
شکور بھائی
چشمے والے
طارق بھائی و خالد بھائی
گولبازار - ربوہ

رانا وسیم ٹینٹ سروس
رانا سٹیل ھاؤس
قلعہ کالروالہ (سیالکوٹ)

گلشن بیکرز رحمت بازار ربوہ
اچھی صحت کا راز اچھی غذا
ہمارا تعاون آپ کے خاندان کی صحت کا ضامن
گلشن بیکری
الناصر مارکیٹ نزد ایوانِ محمود جنوبی گیٹ ربوہ
تقریبات کیلئے مال آرڈر پر بھی سپلائی کیا جاتا ہے

تریاقِ اٹھرا
فی ڈبی ۲۰/-

نور کاجل
فی شیشی ۵/-

نور نظر
اولاد نرینہ کیلئے
فی کورس ۶۲۵/-

زدجامِ عشق
۳۰ گولی ۳۰۰/-

اکسیر معدہ
۸/- ۱۵/- ۳۰/-

قندِ شفا
نزلہ زکام دور کرنے کیلئے
۱۰/-

حبّ سعال
کھانسی اور خراش گلو کیلئے
۱۰/-

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار - ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانت مت نکلوایئے

دانت درد کا فوری علاج ممکن ہے

ماسخورہ - پائیوریا - دانتوں کو ٹھنڈا گرم پانی لگنا
دانتوں سے خون پیپ کا آنا مسوڑوں کا پھولنا
دانتوں کا ہلنا - تمام امراض کے مستقل
علاج کے لیے تشریف لائیں

فل سیٹ
کے ماہر

دانت جرمن اور لندن کے جدید طریقہ سے فکس کئے جاتے ہیں

پرانا اڈہ لاریاں چنیوٹ
میں آپکے پرانے خادم
فون: ۹۴۵۰

بشیر ڈینٹل کلینک چنیوٹ

رشید برادرز ٹینٹ سروس
گولبازار - ربوہ

نئی اور جدید کراکری کے ساتھ ہر قسم کی معیاری پکوائی کا انتظام موجود ہے
زیر نگرانی: رفیع الدین گولبازار - ربوہ

ربوہ میں پہلی دفعہ معیاری اور دیدہ زیب ملبوسات متعارف کرانیوالے
ذُلفی کلاسیک
نئی اور جدید ورائٹی کے ساتھ - آپکے
اپنے شہر میں - اب کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں
قابل اعتماد - پُر وقار
ذُلفی کلاسیک ۸ - بلال مارکیٹ - ربوہ

حنیف
ہومیو پیتھک کلینک
۸۴ - بینک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن - لاہور
موسم سرما کے اوقات کار یہ ہوں گے
صبح ۱۰ بجے سے ۱۲½ بجے تک
شام ۵ بجے سے ۷½ بجے تک
ہر جمعہ کو دواخانہ بند رہے گا
خاکسار: ایچ ڈاکٹر محمد حنیف آف کوئٹہ حال لاہور

HASHMI
ASSOCIATES
(PROPERTY CONSULTANTS)
پاکستان کے خوبصورت اور دلکش شہر
اسلام آباد میں رہائشی و کمرشل جائیداد کی خرید و
فروخت کیلئے آپکا اپنا اور قابل اعتماد ادارہ۔
ہاشمی ایسوسی ایٹس
پتہ: - ۵ مہران پلازہ G/9 مرکز اسلام آباد
فون: ۲۵۳۵۲۶ - ۸۵۲۶۵۹
۲۱۶۵۴۰

ہر سائز، ہر قسم فریج، ڈیپ فریزر،
ٹی وی، واشنگ مشین بازار سے
بارعایت خریدنے کے لئے
عثمان الیکٹرونکس
۱- لنک میکلوڈ روڈ - لاہور
پر تشریف لائیں
فون: ۲۲۳۲۰۴، ۲۳۱۶۸۰، ۲۳۱۶۸۱

خالص جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ معیاری
زیورات بنوانے، خریدنے کے لئے
آپ کے قدیمی احمدی جیولرز
محمود جیولرز بلال مارکیٹ
نزد ریلوے کراسنگ ربوہ
فون: ۶۸۱، ۶۸۲

ڈش انٹینا سیل سیل سیل
ہمارے پیارے امام کی بہترین تصویر اور آواز
کے لئے 12′ کی مضبوط اور اعلیٰ کوالٹی
ریموٹ کنٹرول ریسیور لاک سسٹم ڈش انٹینا
لگوائیں - بمع فٹنگ 175.00/- روپے (علاوہ کرایہ) نیز رنگین اور بلیک اینڈ وائٹ ٹی وی
کی خرید و فروخت کا مرکز - مزید معلومات کیلئے
ہیلو ہیلو ٹی وی سنٹر نزد ہائی وے پل فاطمہ جناح روڈ - سرگودھا
فون رہائش: میاں وسیم احمد ۶۶۱۵۵ دوکان P.P ۱۲۶۵۴

علاج اور مشورہ کیلئے ـــــ قدیمی، شہرہ آفاق
حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
خود ملیں یا جوابی خط لکھیں
پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ گوجرانوالہ

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ

خدمت میں پیش پیش
میموریل فوٹو سروس ربوہ
اپنی فلموں کی بہترین ڈویلپنگ کروانے کیلئے تشریف لائیں

کُول بریز
ریفریجریٹر - ایئر کنڈیشنر - ڈیپ فریزر اور
آٹومیٹک واشنگ مشین کی معیاری
مرمت کیلئے
۵۸ - ایگرو اسکوائر شادمان مین مارکیٹ - لاہور
فون: ۴۸۸۸۴۴ ـــ ۴۸۰۹۴۴

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش اینٹینا
خریدنے کیلئے
قیمت ۱۳۵۰۰/= بمعہ مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن ۲۱- ہال روڈ - لاہور
فون ۳۵۵۴۲۲
۲۲۶۵۰۸

جدید ہومیو پیتھی
کیوریٹو سسٹم (CURATIVE SYSTEM) ہومیو پیتھی کی جدید ترین (MODERN) صورت ہے محض چھوٹی طاقت (۳۰ پوٹینسی یا اس سے کم) کے چند مرکبات تو یورپ اور ایشیا کی کئی کمپنیاں پیش کرتی ہیں لیکن ٹنکچر (Q) سے لے کر ۶، ۳۰، ۲۰۰، ۱۰۰۰ اور دس ہزار اور لاکھ طاقتوں کی (POTENCIES) میں ۵۰۰ مکمل اور مختصر کورسز میں عام استعمال کی انسانی، حیوانی اور پولٹری ادویات کا ایک نظام صرف ہم پیش کرتے ہیں۔ پرانی، ضدی، بار بار حملہ کرنے والی اور پیچیدہ امراض کے مکمل کورسز، رہنما لٹریچر کے ساتھ ایسا آسان طریقۂ علاج مہیا کرتے ہیں کہ ہومیو پیتھک ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں ایلوپیتھ ڈاکٹر اور یونانی طبیب بھی ان سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ عام پڑھے لکھے لوگ بھی استفادہ کر سکتے ہیں ـــ مفصّل لٹریچر ہر شہر کے کیوریٹو سٹاکسٹوں سے مفت یا ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر بذریعہ ڈاک طلب کریں۔
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ۔ فون ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۷۱

لاہور میں آپ کا اپنا سب سے پرانا ادارہ
سلور لنک کمپوزنگ اینڈ پرنٹنگ ایجنسی
ہر قسم کی اردو و انگلش جدید ترین ٹیکنالوجی پر اعلیٰ اور معیاری کمپوزنگ اور ہر طرح کی آفسٹ پرنٹنگ مثلاً لیٹر پیڈ - وزٹنگ کارڈ - بروشرز - بکس - میگزین کی پرنٹنگ کے لئے تشریف لائیں
سلور لنک کمپوزنگ اینڈ پرنٹنگ ایجنسی
احسان منزل نمبر ۲ رائل پارک - لاہور فون: ۶۳۶۹۸۸۷